إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸	۲ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۲۸ شعبان ۱۳۵۹ ھ	۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۲۳

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سُستی نظر آنے کی وجہ سے مَیں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابلِ قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گزشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فیصدی چندہ وصول ہوا ہے۔

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شاید دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالبًا وہ بھول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وہ اس کی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:-

۱۔ جیسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پروائی کہاں کی عقلمندی ہے۔

۲۔ اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائینگے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں۔

۳۔ اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اُسے پورا کرکے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

۴۔ آپ ایک برگزیدۂ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

۵۔ اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۔ اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شاملِ حال ہو۔

۷۔ کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اوّل تو ستمبر میں ورنہ اکتوبر میں پورا ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ تبوک ۱۳۱۹ ہش ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال علیل ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج کسی قدر کان کے درد میں افاقہ ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

آج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ بعد نماز عشاء مسجد دار الفضل میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا ۔ حافظ عنائت اللہ صاحب کی تلاوت اور ملک حمید علی صاحب کی نظم خوانی کے بعد چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے ماہوار رپورٹ پڑھی۔ جناب مولوی عبد الغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اپنی تقریر میں بتایا ۔ کہ ہر نوجوان کو انتخاب کرنا چاہیئے ۔ کہ ہم آئندہ اپنی زندگی میں سلسلہ کے لئے کیا کریں گے ۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے عزم راسخ کے ساتھ کوشاں ہونا ۔ اور ہر قسم کی نمود و نمائش سے بچنا چاہیئے ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر نے تنظیم و اطاعت کے موضوع پر ایک موثر تقریر کرتے ہوئے قرآن و حدیث سے روشنی ڈالی ۔ فیضی صاحب نجیب آبادی نے اپنی عمدہ نظم سنائی ۔ محمد یاسین صاحب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ لدھیانہ نے تحریک خدام الاحمدیہ کے مقصد کو واضح کیا ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے بتایا ۔ کہ احمدی نوجوانوں کو قربانی کا معیار مقرر کرتے ہوئے غیر اقوام کی قربانیوں اور اپنے مقصد کی عظمت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے ۔

آخر میں صدر محترم نے بعض اعلانات کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فوائد سے مستفید ہونے اور قربانی کی حقیقت سمجھنے کی تلقین کی ۔ عہد نامہ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا ؛

"ضرورۃ الامام" کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی

امتحان "ضرورۃ الامام" کی تاریخ ۶ اخاء (اکتوبر) بروز اتوار مقرر کی گئی تھی ۔ لیکن چونکہ یہ تاریخ تعطیلات دسہرہ سے متصل ہے ۔ امکان ہے کہ اس دن کئی ایک امتحان میں شریک ہونے والے طلباء اور ملازمین سفر پر ہوں ۔ اس لئے اس کی بجائے ۱۳ اخاء ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۰ء بروز اتوار امتحان منعقد ہو گا ۔

ہماری امتحان میں شمولیت کی تحریک پر جہاں ہم ممنون ہیں ۔ کہ بعض مجالس نے قابل تقلید اخلاص اور مستعدی سے کام کیا ہے ۔ جس کی شہادت ان کی مرسلہ فہرستیں دے رہی ہیں ۔ وہاں ہم افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے ۔ کہ بعض مجالس نے از حد رنجیدہ غفلت کا مظاہرہ کیا ہے ۔ ہماری یاد دہانیوں کے باوجود بھی اس تحریک کی طرف توجہ نہیں کی ۔ ہم اپنے مستعد و مخلص احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ اور ان تغافل کیش دوستوں سے ملتمس ہیں ۔ کہ اگر پہلے ان سے سستی ہو گئی ہے ۔ تو وہ اب ہی توجہ فرمائیں ۔ اور جلد از جلد امتحان میں شریک ہونے کی اطلاع معہ فیس داخلہ بحساب ۔ / فی کس ارسال فرمائیں جیسا کہ پیشتر ازیں اعلان کیا جا چکا ہے ۔ یاد رہے کہ اس امتحان میں شمولیت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کی شرط نہیں ہے ۔ اور مستورات بھی بخوشی شریک ہو سکتی ہیں ؛ خاکسار ۔ مشتاق احمد باجوہ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

وقار عمل کے لئے سامان کی ضرورت

احباب کرام ! آپ میں سے جن دوستوں کو گذشتہ "وقار عمل" میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے ۔ وہ خوب جانتے ہیں ۔ کہ اس شعبہ کا سامان اس کی ضروریات کو پورا نہیں کر رہا ۔ اس روز ہر طرف سے یہی آواز آتی تھی ۔ کہ ہمیں اور سامان چاہیئے ۔ ہمیں اور سامان درکار ہے ۔ خدام الاحمدیہ اس نقص کو شدت سے محسوس کر رہی ہے ۔ مگر ہماری مالی حالت ایسی نہیں کہ بغیر آپ کے تعاون کے مزید سامان خریدا جا سکے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہی حالات کے مدنظر خدام الاحمدیہ کو شعبہ وقار عمل کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے ۔

پس میں کامل توقع رکھتا ہوں ۔ کہ قادیان کا کوئی گھر ایسا نہ ہو گا ۔ جو اس کار خیر کے لئے کم از کم دو آنہ چندہ نہ ادا کرے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

خاکسار :- مرزا ناصر احمد

زکوٰۃ کے متعلق اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کو کہ "زکوٰۃ دینے والا اس جگہ قادیان میں اپنی زکوٰۃ بھیجے" ! متعدد بار بذریعہ اخبار الفضل شائع کیا جا چکا ہے میں ایسے تمام امراء و اراکین نظام سلسلہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ جنہوں نے اپنے اپنے حلقۂ اثر میں یہ اعلان افراد جماعت کو بخوبی ذہن نشین کرا دیا ہے ۔ مگر بعض افراد کے خلاف ابھی شکائت ہے ۔ کہ وہ باوجود اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہونے کے اس پر کماحقہ عامل نہیں ۔ اور زکوٰۃ کو مرکز میں بھیجنے کی بجائے اپنے طور پر تقسیم کر دیتے ہیں ۔ اس لئے مجھے پھر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو تکلیف دینے کی ضرورت پیش آئی ہے ۔ کہ وہ خاص طور پر نگرانی کریں ۔ کہ کوئی صاحب نصاب احمدی اپنے طور پر بلا حصول مرکزی منظوری زر زکوٰۃ خرچ نہ کیا کریں ۔ البتہ اگر وہ کسی کو کچھ دینا ضروری سمجھیں ۔ تو مرکز سے منظوری حاصل کر کے ایسا کر سکتے ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں ۔ کہ آئندہ اصحاب نصاب میرے اس اعلان کی خاطر خواہ تعمیل کر کے شکریہ کا موقعہ دیں گے ؛ ناظر بیت المال قادیان

صیغہ امانت کے متعلق ضروری اعلان

جن دوستوں کے حسابات صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں ہیں ۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ آئندہ ذاتی حساب میں رقوم کا لین دین دفتر کے اوقات میں تین بجے بعد دوپہر تک ہوا کرے گا ۔ اور بعد تین بجے کوئی لین دین نہیں ہو گا ؛

محاسب صدر انجمن احمدیہ

صوبہ سندھ کے سیکرٹریان جماعت توجہ فرمائیں

کچھ عرصہ سے صوبہ سندھ کی جماعتوں کی تعلیم و تربیت سے متعلقہ رپورٹ باقاعدگی سے نہیں آ رہی ۔ مہربانی کر کے سیکرٹریان جماعت توجہ فرمائیں ۔ اور باقاعدگی سے رپورٹ بھجوائیں ۔ گذشتہ ماہ کی رپورٹ آئندہ ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہونچ جانی چاہیئے ؛ ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۰۰)

احکام الصیام

روزہ اسلامی عبادت کا تیسرا رُکن ہے۔ عربی زبان میں روزہ کو صوم کہتے ہیں۔ جس کے معنے "رُکنے اور چپ رہنے" کے ہیں۔

قرآن مجید اور بعض احادیث میں روزہ کے مفہوم کو ایک دوسرے لفظ سے بھی ادا کیا گیا ہے۔ اور وُہ لفظ "صبر" ہے جس کے معنے قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق ضبط نفس، ثابت قدمی، استقلال قناعت، رحب الصدر، اطاعت، عفو اور قوتِ برداشت کے ہیں۔ ان معنوں سے ظاہر ہے۔ کہ روزہ درحقیقت نفسانی جذبات اور بہیمی خواہشوں سے اپنے آپ کو روکنے اور حرص وہوا اور فتنہ کے موقعوں پر ثابت قدم رہنے اور غضب و اشتعال کے وقت قوتِ برداشت اور عفو سے کام لینے اور ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر اپنے فرضِ منصبی کو ادا کرنے اور خدا تعالےٰ کی عبادت میں مواظبت اور استقلال دکھلانے کی مشق کرانے کے لئے ہے۔ لیکن عام طور پر چونکہ انسانی حرص وہوا اور نفسانی خواہشوں اور اغراض کے مظاہر تین چیزیں ہوتی ہیں۔ جن کی افراط اور خواہش مزید طلبی کی بدولت انسان ہر قسم کے جرائم اور گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ یعنی کھانا، پینا اور جنسی تعلقات اس لئے شریعت کی اصطلاح میں روزہ مکلّف کے صبح صادق کے طلُوع سے لے کر غروبِ آفتاب تک قصداً کھانے پینے، اور مجامعت سے مجتنب رہنے کو کہتے ہیں ۔۔

روزہ کی حقیقت

لیکن روزہ کی حقیقت صرف اسی قدر نہیں۔ کہ ان ظاہری خواہشات سے نفس کو باز رکھا جائے۔ بلکہ ان خواہشوں کے علاوہ باطنی برائیوں سے دل وزبان کا محفوظ رکھنا بھی روزہ کی حقیقت میں داخل ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لیس الصیام من الطعام والشراب وحدہٗ ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف کہ روزہ صرف اس بات کا نام نہیں کہ آدمی کھانا پینا چھوڑ دے۔ بلکہ اس کے ساتھ جھُوٹ نہ بولنا خلاف حق امور اور لغو کاموں اور جھوٹی قسموں سے باز رہنا بھی روزہ کے لئے ضروری ہے۔ نیز فرمایا۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہٗ (بخاری) کہ جو جھُوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں ترک کرتا۔ اللہ تعالےٰ کو اس کے بھُوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی پروا نہیں۔

پس معلوم ہوُا۔ کہ روزہ ظاہری بھُوک وپیاس کا نام نہیں۔ بلکہ یہ درحقیقت دل اور رُوح کی بھوک اور پیاس کا نام ہے۔ اگر روزہ سے انسان کے اعمال اقوال اور اخلاق وعادات میں اصلاح نہ ہو۔ تو یہ کہنا چاہیئے۔ کہ گویا روزہ ہی نہیں رکھا گیا ۔۔

روزہ کی غرض

روزہ کی غرض تقوےٰ پیدا کرنا ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے نماز پڑھنے کی غرض یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ فحشاء اور منکر سے انسان کو بچاتی ہے۔ اسی طرح روزہ کے متعلق فرمایا۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ہ اے مسلمانو! روزہ تم پر اس طرح فرض ہوُا۔ جس طرح تم سے پہلی قوموں پر فرض کیا گیا۔ تاکہ تم تقوےٰ حاصل کرو ۔۔

پس روزہ کی غرض وغایت تقوےٰ ہے۔ اور تقوےٰ دل کی اس کیفیت کو کہتے ہیں جس کے حاصل ہونے کے بعد دل کو گناہوں سے نفرت اور نیک باتوں کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے رمضان کا سارا مہینہ عبادتوں اور نیکیوں کے لئے مخصوص کر دیا ہے اور انسان کو مادی کثافتوں۔ اور آلائشوں سے پاک کرنے کے لئے اکل وشرب سے ایک حد تک روک دیا ہے۔ جس سے اصل مقصود یہ ہے کہ انسان رفتہ رفتہ اپنی ضرورتوں کا دائرہ کم کر دے۔ حتےٰ کہ قوت وغذا اور تعلقاتِ جنسی کہ جو انسان کی حقیقی ضرورتیں ہیں۔ اور جن سے قطعی طور پر استغنیٰ انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور جن پر انسان کی فردی اور قومی زندگی کا انحصار ہے۔ ایک حد تک بے نیازی حاصل کر کے انسانی کمال یعنی تشبہ بالباری اختیار کرے۔ اور اپنے فرض زندگی یعنی خدائے پاک کی اطاعت اور عبادت کو عمدہ طور پر بجا لائے۔ اور اس عالمِ ناسُوت میں رہتے ہُوئے عالمِ ملکوت کی مقدس مخلوق میں داخل ہو کر خدا تعالےٰ کی تسبیح وتکبیر اور تحمید میں ان کا ہمنوا ہو۔ کیونکہ جہاں خدا تعالےٰ نے روزہ کی غرض تقوےٰ بیان فرمائی ہے۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے۔ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔ کہ رمضان کے روزے تمہارے لئے اس لئے بھی فرض ہوئے کہ تم اللہ کی بڑائی کرو۔ کیونکہ تم کو اس نے ہدایت دی۔ اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

پس معلوم ہوُا۔ کہ تحمید اور تکبیر بھی روزہ کی اغراض میں سے ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ ان مبارک ایام میں اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان احسان کا جو اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ انسانوں پر کیا ہے شکر بجا لائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے۔ اپنے اوقات کو خدا تعالےٰ کی عبادت۔ اور اس کی حمد۔ اور عظمت کے اظہار کے لئے وقف کر دیں ۔۔

قرآن مجید کی تلاوت

اولوالعزم انبیائے کرام کی سوانح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے پہلے ایک مدت تک روزے رکھے تب ان کے دل ودماغ میں وحی الٰہی کا سرچشمہ پھُوٹا۔ اور وُہ خدا تعالےٰ کے مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف ہُوئے چنانچہ حضرت مُوسےٰ علیہ السلام جب تورات لینے گئے۔ تو پہلے چالیس روز تک بھُوکے پیاسے رہے۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جب چالیس روزے رکھے۔ تب ان پر انجیل نازل ہُوئی۔ اور وُہ معرفت کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کریم سے پہلے پورا ایک مہینہ غارِ حرا میں عبادت میں مصروف رہے۔ آپ کے متعلق اگرچہ روایات سے یہ تصریح نہیں ملتی۔ کہ آپ غارِ حرا میں روزے رکھتے تھے۔ تاہم قرائن ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ آپ دیگر عبادتوں کے ساتھ روزے بھی رکھتے تھے۔ بخاری میں آتا ہے۔ کہ آپ ان دنوں تحنّث اور اعتکاف کرتے تھے۔ جس کا ایک حصہ روزہ ہے۔ پس قرین قیاس یہی ہے۔ کہ آپ بھی اس زمانہ میں دوسرے انبیاء کی طرح روزے رکھتے رہے۔ تب آپ پر ہدایت کامل نازل ہُوئی۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن کہ یہ رمضان کا ہی مہینہ تھا۔ جس میں قرآن اُترا۔ پس معلوم ہوُا۔ کہ رمضان وُہ مقدس مہینہ ہے۔ جس میں قرآن سب سے پہلی بار دُنیا میں نازل ہوُا۔ پس اس نعمت کی قدر کرنے کے لئے جسے خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے بندوں کی ہدایت کے لئے نازل فرمایا۔ چاہیئے کہ اس کی کثرت سے تلاوت کریں۔ اور خوب غور وخوض اور تدبّر کے ساتھ پڑھیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جبرئیل اس مبارک مہینہ میں ہر روز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا۔ اور آپ کو قرآن مجید کا دَور کراتا تھا۔ پس یہ مبارک مہینہ خاص طور پر کلام الٰہی کے پڑھنے اور اس پر تدبر کرنے کا مہینہ ہے ۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہے

بعض لوگ روزہ کو چٹی اور مصیبت سمجھتے ہیں۔ بلکہ بعض مذاہب نے تو روزہ کا نام ہی "دکھ" رکھا ہے۔ چنانچہ تورات میں روزہ کے لئے اکثر اسی قسم کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ سفر الاحبار ۲۹/۱۶ میں آتا ہے۔

"اور یہ تمہارے لئے قانون دائمی ہوگا۔ کہ ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ تم میں سے ہر ایک خواہ تمہارے دیس کا ہو خواہ پردیسی جس کی بود و باش تم میں ہے۔ اپنی جان کو دکھ دے" (یعنی روزہ رکھے۔) پھر لکھا ہے "اس ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ مقدس جماعت ہوگی اور تم اپنی جان کو دکھ دو۔ اور کچھ کام نہ کرو" (سفر العدد ۷/۲۹)

پھر بعض دوسرے مذاہب نے روزہ میں اس قدر سختیاں پیدا کر دی ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے روزہ انسانوں کے لئے ایک زحمت بن جاتا ہے۔ لیکن اسلام روزہ کو دکھ نہیں بتاتا۔ بلکہ جہاں اسے روزے کا حکم دیا ہے۔ وہاں صاف فرما دیا ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ کہ روزے کا حکم دے کر خدا تعالےٰ نے تم کو دکھ اور تنگی میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اس کے ذریعہ وہ تمہارے لئے فراخی اور آرام چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ گناہوں کے معاف کرانے اور خدا تعالےٰ کے وصال کا ذریعہ ہے حدیث میں آتا ہے۔ کل عمل ابن اٰدم لہ الّا الصّیام فانّہ لی واْنا اجزی بہ کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے فائدے کے لئے ہے سوائے روزے کے کہ یہ خالص میرے لئے ہے۔ اس کا اجر بھی میں ہی ہوں۔ پس ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو روزہ جیسی نعمت عطا کی جس سے اس کے وصال کی راہ ہم پر آسان ہوگئی۔ نہ کہ اس کو مصیبت اور چٹی سمجھا جائے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو مخاطب کر کے کیا خوب کہا ہے "جب تم روزہ رکھو ریاکاروں کی مانند اپنا چہرہ اداس نہ بناؤ۔ کیونکہ وہ مونہہ بگاڑتے ہیں۔ کہ لوگوں کے نزدیک روزہ دار ٹھہریں میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ وُہ اپنا بدلہ پا چکے۔ پر جب تم روزہ رکھو تو اپنے سر میں تیل لگاؤ اور مونہہ دھوؤ تا کہ تم آدمی پر نہیں بلکہ اپنے باپ پر جو پوشیدہ ہے۔ روزہ دار ظاہر ہو۔ اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ تجھ کو آشکار بدلہ دے"۔ (متی ۶/۶)

ہماری شریعت میں بھی روزہ کے دوران میں خوشبو لگانا بالوں میں تیل لگانا مسواک کرنا صاف ستھرے کپڑے پہننا منع نہیں پس ہمیں چاہیئے۔ کہ روزہ کے دنوں میں اپنی ظاہری ہیئت اچھی رکھیں۔

روحانی کمزوری ترک کرنیکا عہد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ

"انسان کو چاہیئے۔ کہ ہر رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کے متعلق عہد کر لیا کرے۔ کہ آئندہ میں اس سے بچوں گا۔ اور پھر اپنی پُوری کوشش کے ساتھ خدا سے عہد کرتے ہوئے اس سے ہمیشہ کے لئے مجتنب ہو جائے۔ اس کے متعلق کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے نفس کے ساتھ خدا کو گواہ رکھ کر عہد باندھا جائے"۔

(الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء)

اس رنگ میں بھی ضرور روزہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

خاکسار عبد الکریم شرما مجاہد تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

امراء اور مجالس خدام الاحمدیہ کا اشتراکِ عمل

پچھلے دنوں جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی اور مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں امراصاحبان اور مجلس خدام الاحمدیہ کے تعلقات کی نسبت کچھ اختلاف رائے ہو گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جہاں خدام الاحمدیہ کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام بیرونی مجالس مرکزی مجلس کے ماتحت ہیں۔ وہاں حضور کی طرف سے یہ بھی ارشاد ہے کہ

"پس ضروری ہے کہ ماں باپ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ اور جماعتیں بھی اپنے فرض کو سمجھیں۔ اور جو لوگ اس (خدام الاحمدیہ) میں داخل نہیں انہیں مجبور کریں۔ کہ وُہ اس میں داخل ہوں۔ اور جو داخل ہو چکے ہیں ان کی نگرانی کریں"۔

حضور کے ان الفاظ سے کہ "امراء۔۔۔ ۔۔۔ خدام الاحمدیہ کی نگرانی کریں" بعض احباب نے یہ مطلب اخذ کیا تھا۔ کہ امراء جماعت خدام الاحمدیہ مقامی کے نظام میں بغیر مرکزی مجلس کے توسط کے دخل دے سکتے ہیں۔ جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے استصواب کے لئے یہ امر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا۔ حضور نے اس پر حسب ذیل جواب بھجوانے کے لئے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ارشاد فرمایا۔

"خدام الاحمدیہ کا علیحدہ انتظام ہے نگرانی کا یہ مطلب ہے کہ انہیں توجہ دلاتے رہیں۔ اور اگر کسی اصلاح کی ضرورت ہو تو ان کے مرکز کو اطلاع دی جائے۔ نگرانی ہمیشہ اسی چیز کی نہیں ہوتی۔ جو کہ ماتحت ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شاہد کہا گیا ہے۔ وہ نصیحت کرتے تھے۔ نگرانی رکھتے تھے۔ لیکن ان کو یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ آپ مصیطر نہیں ہیں۔ امراء اور پریذیڈنٹ افراد کو کام بتا سکتے ہیں۔ لیکن خدام کو بطور خدام الاحمدیہ نہیں بتا سکتے۔ یوں تعاون تو ایک دُوسرے سے کرنا ہی چاہیئے کئی محکمہ جات سرکاری مثلاً صحت پولیس وغیرہ ایک دوسرے سے آزاد ہیں۔ لیکن ہمیشہ ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں۔ کبھی کوئی روک پیدا نہیں ہوتی۔ ہاں میری یہ تجویز ہے۔ کہ امراء وغیرہ کو مربی سمجھا جائے۔ یا اس صورت میں وُہ مشورہ بھی دے سکیں گے اور کوئی نہ کہہ سکے گا۔ کہ آپ مشورہ کیوں دیتے ہیں۔ آپ کو بولنے کا حق نہیں"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد سے اس امر کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خدام الاحمدیہ کی نگرانی سے کیا مطلب ہے۔ حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت اور خدام کی راہنمائی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ اس کی تعمیل میں خدام الاحمدیہ امراء اور عہدہ داران جماعت سے پُورا پُورا تعاون کریں گے۔ اور کسی موقعہ پر بھی شکائت کا موقعہ پیدا نہ ہونے دیں گے۔

خاکسار۔ قلیل احمد جنرل سیکرٹری مجالس خدام الاحمدیہ

جماعت احمدیہ بنگال کی سالانہ کانفرنس کے متعلق اعلان

چودھری مظفر الدین صاحب جنرل سیکرٹری دی بنگال پراونشل انجمن احمدیہ ڈھاکہ حسب ذیل اطلاع دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بنگال کی سالانہ کانفرنس ۱۰-۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو بمقام برہمن بڑیہ (ٹپرا) منعقد ہوگی۔ آخری تاریخ احمدی مستورات کی کانفرنس ہوگی۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے از راہ کرم گستری صدارت منظور فرمائی ہے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام مجلس استقبالیہ کے ذمہ ہوگا۔

ضروری اعلان

قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی احمدی دوست مبلغ ہو یا غیر مبلغ کلکتہ جاتے ہوئے بردوان سے گزریں تو وہ مجھے معرفت سٹیشن ماسٹر صاحب بردوان مل کر جائیں۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کے پرنامی فرقہ کے مختصر حالات

اس سال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ پر خاکسار کو چک ۶/۱۱ ب ضلع منٹگمری جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بعض احباب نے بتایا۔ کہ اس جگہ کے نزدیک ہی۔ ایک پرانا موضع ہڑپہ ہے۔ جہاں پرنامی فرقہ کے لوگ بکثرت آباد ہیں۔ اور وہ لوگ اسلام کے بہت قریب ہیں۔ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ اسی روز وہاں اس فرقہ کے نوجوان زمیندار آگئے۔ وہ نوجوان پرنامی فرقہ کے ایک معزز فرد تھے۔ ان سے میں نے حالات دریافت کئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ تمام مسلمانوں کی طرح ہم بھی امام مہدی کے منتظر ہیں۔ اور ہماری کتابیں کہتی ہیں۔ کہ ۱۹۴۳ء میں وہ ظاہر ہو جائیں گے۔ اور ایک پل میں تمام دنیا کو اپنے پیچھے لگالیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ ہمارے سکولوں میں قرآن کریم باقاعدہ پڑھایا جاتا ہے۔ اور ہم لوگوں کے پاس اگر ہماری اپنی مقدس کتاب جس کا نام کل جم سروپ ہے۔ نہ ہو تو۔ تو ہم علی الصبح قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ چنانچہ میں خود قرآن مجید روزانہ پڑھتا ہوں۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کے ہاں ہماری طرح نمازوں کا بھی کوئی سلسلہ ہے؟ کہنے لگے ہاں ہم پر بھی پانچ نمازیں فرض ہیں مگر ہم انہیں اپنے طریق پر بیٹھ کر ادا کرتے ہیں۔ اور ان میں عموماً ان رشیوں اور نبیوں کا ذکر آتا ہے۔ جنہیں ہم لوگ منجانب اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے چند اور سوالات کئے۔ جن کے متعلق انہوں نے بتایا کہ مجھے بہت زیادہ واقفیت نہیں۔ ہڑپہ میں ہمارے فرقہ کے ایک معزز وکیل رہتے ہیں۔ آپ ان سے تمام حالات دریافت کر سکتے ہیں۔

اس پر مجھے ہڑپہ جانے کا شوق پیدا ہوا۔ اور میں دوسرے روز دو احمدی دوستوں کے ہمراہ وہاں گیا۔ وکیل صاحب سے باتیں کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ اسلام کی نسبت کچھ تعصب رکھتے ہیں۔ اور چونکہ ان کا تمدن ہندوؤں سے بالکل مل چکا ہے۔ اس لئے وہ ایسی باتیں کھلے طور پر بیان نہیں کرنا چاہتے۔ جن سے اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ ان کا لٹریچر عموماً ہندی اور گجراتی زبان میں ہے۔ اور چونکہ وہ کتابوں کی عام اشاعت نہیں کرتے۔ بلکہ پریس میں بھی نہیں چھپواتے۔ اس لئے عام لوگ ان کے حالات سے بے خبر ہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص ان کے پاس جائے۔ تو وہ پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔ اس لئے ان کتابوں کا مطالعہ کر کے یا ان سے سن کر صحیح حالات دریافت کئے جا سکتے ہیں۔ مگر جو کچھ مجھے ان وکیل صاحب کی زبانی معلوم ہوا۔ وہ احباب کی واقفیت کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔

انہوں نے بتایا۔ کہ ہمارے فرقہ کے بانی کا نام سری دھنی دیوچند جی تھا۔ وہ امرکوٹ میں سمت ۱۶۳۸ بکرمی میں پیدا ہوئے۔ اور سمت ۱۷۱۲ بکرمی میں بمقام جام نگر گجرات کاٹھیاوار فوت ہو گئے۔ سمت ۱۶۷۸ بکرمی میں جب وہ چالیس سال کی عمر کو پہونچے۔ تو ان کو معراج ہوا۔ ان کے بڑے شاگرد سری پران ناتھ جی مہاراج ہوئے ہیں۔ جو جام نگر سمت ۱۶۷۵ میں پیدا ہوئے۔ اور سمت ۱۷۵۱ بکرمی میں وفات پا گئے۔ وکیل صاحب نے بتایا کہ جس وقت سری دھنی دیوجی اس جہان سے کوچ کرنے لگے۔ تو انہوں نے اپنی تمام روحانی طاقت سری پران ناتھ جی کو سونپ دی۔ اور کہا کہ میں اپنی تمام روحانی طاقت کے ساتھ مرنے کے بعد تمہارے عرش دل میں آکر بیٹھوں گا۔ اور جو کام میں نے اپنی زندگی میں پورا نہیں کیا۔ وہ تمہارے ذریعہ پورا کیا جائے گا۔

میرے اس سوال پر کہ وہ کام کیا تھا۔ وکیل صاحب نے بیان کیا۔ کہ جب سری دھنی دیوچند جی کو معراج حاصل ہوا تو حق نے بوقت معراج انہیں فرمایا۔ کہ میری بارہ ہزار ارواح خاص الخاص اور چوبیس ہزار ملائک جنہوں نے میرے عشق اور بادشاہی کی خبر پہنچانے کی خاطر مجھ سے جھوٹی دنیا کی کھیل دیکھنے کے لئے خواہش ظاہر کی تھی۔ ان کو میں نے لیلۃ القدر میں تین بار کھیل میں اتارا تھا۔ پہلی دفعہ میں نے ان کو اکھنڈ برج دکھلایا۔ اور دوسری دفعہ اکھنڈ راس دکھلایا۔ اور میں نے خود تیسری دفعہ محمدؐ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) میں آکر شریعت چلائی اور یہ وہ وقت تھا۔ جبکہ حضرت علی کی خاص روح کے سوا دوسری خاص ارواح میں سے کوئی نہیں آئی تھی۔

بوقت معراج حق نے سری دھنی دیوجی مہاراج سے کہا۔ کہ اب وہ شریعت منسوخ ہو چکی ہے جو رسول اللہ نے چلائی تھی۔ اب میں تمہارے دل میں بیٹھ کر حقیقت اور معرفت کے دروازے کھولتا ہوں۔ پہلی دفعہ عرب میں تمہاری بشری صورت تھی۔ اب حقیقت کے درجے میں تمہاری ملکی صورت ہے۔ اور جب تم سری پران ناتھ جی کے بیچ میں بیٹھو گے۔ تو تمہاری حقی صورت ہو جائے گی۔ اس وقت تمہارا دوسرا جامہ ہوگا۔ اور پھر تمہارے ہاتھ سے معرفت کے رموز سب کھل جائیں گے۔ اور وید کتیب۔ اور دیگر جتنی مقدس کتابیں ہیں۔ ان کے باطنی رموز بھی تمہارے ذریعہ سے ظاہر ہوں گے۔ وید میں جو ست چد آنند بتایا گیا ہے۔ اس میں سے ست کی طاقت رسول اللہؐ میں آئی ہے۔ آنند کی طاقت تم میں اور چد کی طاقت سری پران ناتھ میں آئے گی۔ (ست کے معنے ہستی مطلق یا راستی مطلق اور آنند کے معنے عشق مطلق اور چد کے معنے عقل مطلق کے ہیں) یہ تینوں طاقتیں مل کر حق کا واحد سروپ بنتا ہے۔

وکیل صاحب نے بیان کیا کہ سری پران ناتھ جی جام نگر کے مہاراجہ کے دیوان مدار المہام تھے۔ سری دھنی دیوچند جی کی وفات کے بعد کسی پولیٹکل معاملہ میں ان کو مہاراج نے قید کر دیا۔ قید خانہ کے اندر ہی بموجب وعدہ سابقہ سری دھنی دیو جی کی تمام طاقتیں سری پران ناتھ جی مہاراج کے اندر آ گئیں۔ اور اس وقت سے لے کر سمت ۱۷۵۱ تک وہ پرچار کرتے رہے۔ تاریخ جلسہ سے لے کر سمت ۱۷۴۸ تک سولہ کتابیں آپ پر نازل ہوئیں۔ جن کے مجموعہ کو ہم لوگ کل جم سروپ کہتے ہیں۔ ان کتابوں میں چھ شاستروں چار ویدوں۔ اٹھارہ پرانوں اور چار دیگر مقدس کتب انجیل۔ توراۃ۔ زبور اور قرآن کے مغز الہامی طور پر حل کئے گئے ہیں۔

وکیل صاحب نے بتایا کہ سری پران ناتھ جی وزارت چھوڑ کر سری دھنی دیوچند جی کے مشن کو پورا کرنے کے لئے باہر نکلے۔ چنانچہ دہلی میں آپ نے اپنے بارہ شاگردوں کی معیت میں شہنشاہ اورنگ زیب کے دربار تک پرچار کرنے کے لئے رسائی حاصل کی شاگرد مذکور اورنگ زیب نے قید کر لئے مگر آپ نے اپنی روحانی طاقت سے انکو چھڑا لیا۔

سری پران ناتھ جی کا مزار پنہ شہر میں ہے۔ جو کہ بندھیل کھنڈ میں واقع ہے۔ سری پران ناتھ جی اب وہیں سے ظاہر ہوں گے۔ اور جو کام رہ گیا ہے اغلباً وہیں سے پورا ہو گا۔

میرے اس سوال پر کہ آپ کے فرقہ کی تعداد کتنی ہو گی۔ انہوں نے بتایا کہ میرے اندازہ کے مطابق ہماری تعداد چار پانچ لاکھ ہو گی ممکن ہے زیادہ ہو۔ نیز بتایا کہ ہم لوگ سیام۔ نیپال۔ دہلی۔ امرتسر لاہور گجرات کاٹھیاوار۔ سورت۔ بمبئی احمد آباد اجمیر میں آباد ہیں۔

میں نے جب نظام کے متعلق سوال کیا تو وکیل صاحب نے بتایا کہ ہمارے فرقہ میں مہنتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ شہر پنہ جہاں کہ سری پران ناتھ جی کا مزار ہے وہاں کسی مہنت کو گدی پر بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے صرف ان کی مقدس کتاب کل جم سروپ کو تخت پر بٹھایا جاتا ہے۔ جسے ہم لوگ سجدہ کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جام نگر ہیں جہاں دھنی دیو چند جی نے کوچ کیا تھا۔ ایک عالی شان مندر ہے۔ اس میں بھی وہ مقدس تخت پر رکھی جاتی ہے۔ لیکن وہاں ایک مہنت بھی بطور منتظم مقرر ہے۔ جو ٹرسٹ سوسائٹی کی رائے کے مطابق کام کرتا ہے۔ سورت میں بھی ایک مہنت رہتا ہے ہمارے مہنت جائداد اور مندر کا انتظام کرتے ہیں۔ یہ لوگ خود مختار نہیں ہوتے۔ بلکہ ہماری ایک ٹرسٹ سوسائٹی ہے جس کے ممبر مختلف جگہوں سے چنے جاتے ہیں۔ ان کی رائے کے ماتحت کام کیا جاتا ہے۔ اگر ہمارا کوئی مہنت برا کام کرے۔ تو ہم اسے گدی سے اتار سکتے ہیں۔

وکیل صاحب نے بتایا کہ ہمارے مہنت شادی نہیں کرتے۔ اگر مہنت بننے سے پہلے ان کی شادی ہو چکی ہو۔ تو مہنت بنتے وقت وہ عورت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

میرے اس سوال پر کہ آپ لوگ مردوں کو جلاتے ہیں۔ یا دفن کرتے ہیں۔ وکیل صاحب نے بیان کیا۔ کہ جس ملک میں جیسا رواج ہو۔ ہمارے لوگ اسی طرح کرتے ہیں۔ بعض جگہوں میں دفن کرتے ہیں۔ اور بعض جگہوں میں جلا دیتے ہیں۔ بعض جگہ پارسیوں کی طرح دہی وغیرہ لگا کر جنگل میں بھی رکھ دیتے ہیں۔ جسے پرندے کھا جاتے ہیں۔ لیکن ہم دفن کرنے کو سب سے بہتر طریقہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ زمین میں خدا نے ایسے ذرات رکھے ہیں۔ جو گند کو باہر نہیں نکلنے دیتے۔ لیکن دوسرے تمام طریقوں میں یا تو بے حرمتی ہوتی ہے یا پھر تو پھیل کر دوسری آبادی کی صحت کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے

میں نے سوال کیا۔ کہ اس جگہ ہڑپہ میں آپ لوگ کیا انتظام کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ہم لوگ رواج کے مطابق جلا دیتے ہیں۔

خاکسار شیخ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مذاہب غیر کی جدوجہد

جاپان میں مذہبی تحریک

ٹوکیو سے آمدہ ۲۵ ستمبر کی یہ خبر ہندو اخبارات نے شائع کی ہے۔ کہ حکومت جاپان نے اہل ملک کو مذہب کی طرف راغب کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲ لاکھ ۳۰ ہزار ین خرچ کر کے دیوتاؤں کے مندر تعمیر کئے جائیں۔ اس وقت قریباً ایک لاکھ ۱۰ ہزار مندر پہلے بھی موجود ہیں۔ اور ان میں ۱۵ ہزار پروہت پوجا پاٹ کراتے ہیں۔ ان کا تقرر وغیرہ بھی حکومت کے اختیار میں ہے۔ اور وہ ان کی اخلاقی تربیت و اصلاح کے لئے اجلاس منعقد کرتی رہتی ہے۔ اب حکومت نے ان کے تقرر وغیرہ کے بارہ میں قوانین میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے دیوتاؤں کی پرستش کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے میں بعض سوسائٹیوں سے بھی کام لیا جائے گا۔ حکومت کا منشاء یہ ہے کہ جاپانی مذہب میں عقیدت کے لحاظ سے اور پختہ ہو جائیں۔ کیونکہ آنے والے مشکل ایام میں یہی ایک چیز ہے۔ جو قوم کو خطرات سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

کس قدر عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جن کے مذہب میں زندگی کی کوئی علامت باقی نہیں۔ وہ تو آنے والے خوفناک دور کے مقابلہ کے لئے اپنے افراد میں مذہبی عقیدت کے جذبات کو نشوونما دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر مسلمان کہلانے والے اپنے مذہب سے روز بروز غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام ہی ایک زندہ اور کامل مذہب ہے جو اپنی صداقت کے نشانات اب بھی پیش کر رہا ہے۔

آرین یوتھ لیگ کانگرس

۶، ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو لکھنؤ میں آریہ سماج کی طرف سے آل انڈیا آریہ سبھا کا انعقاد ہو رہا ہے۔ جس کی صدارت مہاشہ خوشحال چند صاحب خورسند آف "ملاپ" کریں گے۔ ملاپ ۲۹ ستمبر میں اس کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ "ایک مناسب پروگرام بنا کر اس پر عمل کر سکیں۔ کہ جس سے ماتر بھومی ودیشیوں کے پنجہ سے آزاد ہو۔ اس مضمون میں اس غلط فہمی کی پرزور تردید کی گئی ہے کہ "آریہ سماج صرف ایک دھارمک سنستھا تک ہی محدود رہے" اور بتایا گیا ہے کہ "آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کا ہرگز یہ منشاء نہ تھا۔ کہ آریہ سماج کو شرت سنیاسیوں اور کتھا کرنے والی جماعت بنائیں۔ اگر ان کا یہ منشاء ہوتا۔ تو وہ کبھی ستیارتھ پرکاش کا چھٹا سمولاس سارے کا سارا اس کام کے لئے وقف نہ کرتے۔" پھر لکھا ہے "آریہ سماج کو راج نیتی سے الگ رکھنے اور اس کی صرف ایک دھارمک سنستھا کی رٹ لگانے کے کیا معنی" اس خیال کو کہ "آریہ سماج ایک دھارمک سنستھا ہے۔ ایک بہت بڑی اور خطرناک بھول قرار دیا گیا ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ آریہ ویروں نے کانگرس میں کافی قربانیاں دی ہیں۔ مگر اب وہ کانگرس کی موجودہ پالیسی سے اکتا گئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج اپنے اس پروگرام کو ہاتھ میں لے جو اس نے فراموش کر رکھا ہے؟

مختصر یہ ہے۔ کہ آریہ سماج جو اب تک ایک مذہبی تحریک تھی۔ اب سیاسی چولہ بدل رہی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نوجوان بہ حیثیت ایک مذہبی تحریک کے اس سے وابستہ رہنے کو تیار نہیں ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں سیاسیات کا رنگ بھرا جائے۔ بہرحال یہ ماننا پڑے گا کہ آریہ سماج کو آج تک جو لوگ ایک مذہبی تحریک سمجھتے اور ظاہر کرتے رہے۔ وہ سراسر غلطی پر تھے۔ اور آریہ نوجوان جہاں ایک طرف کانگرس کی موجودہ پالیسی سے اکتا گئے ہیں۔ وہاں آریہ سماج کی موجودہ پالیسی سے بھی اکتا چکے ہیں۔ اور یہ آریہ سماج کی مذہبی حیثیت سے ناکامی کا ثبوت ہے۔

ہندی اور اردو

اردو کی جگہ تمام ملک میں ہندی کو فروغ دینے اور اسے ملکی زبان بنانے کا سوال اس وقت ہندوؤں کے نزدیک نہایت اہم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندی کا رواج ہندوازم کی اشاعت میں بہت حد تک ممد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہندو لٹریچر زیادہ تر اسی زبان میں ہے اور اسلامی لٹریچر چونکہ زیادہ تر اردو میں ہے۔ اس لئے اردو کے تنزل کے یہ معنے ہونگے۔ کہ مسلم عوام جو تھوڑی بہت مذہبی تشنگی رکھتے ہیں۔ اس کا بھی خاتمہ ہو جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان اس سوال کی اہمیت سے بہت حد تک غافل ہیں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہندی فروغ پا رہی ہے۔ اور اردو کو تنزل ہوتا جا رہا ہے۔ یو۔ پی کی ایک سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ گذشتہ سال جہاں ہندی کی ۲ ہزار کتب شائع ہوئی ہیں۔ وہاں اردو کی صرف ۲۲۶۔ اور تو اور دہلی پراونس میں جو اردو علم ادب کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ یہ حالت ہے کہ گذشتہ سال چھپنے والی ۷۶۴ کتب میں سے اردو کی صرف ۳۵ تھیں۔ باقی سب کی سب ہندی میں تھیں۔

راداسیہ سکھ اور مردم شماری

سکھوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ آئندہ مردم شماری میں مذہبی سکھوں کو سکھوں میں شمار کیا جائے ضلع لائل پور کے ایک مقام میں آریوں کے زیر انتظام راداسی سکھوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ جس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مردم شماری میں راداسیوں کو سکھ نہیں بلکہ ویدک دھرمی لکھا جائے اس پر پرکاش ۱۵ ستمبر نے لکھا ہے کہ "ضلع لائلپور کے مذہبی سکھوں کا یہ فیصلہ قابل تعریف ہے۔ امید کرنی چاہیئے کہ دوسرے مذہبی راداسیہ سکھ بھی ان کی طرح مردم شماری میں اپنا مذہب ویدک دھرمی لکھوائیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ اس بات کا غالب گمان ہے کہ حکومت امریکہ مغربی کرۂ ارض میں واقع فرانس کی دو نو آبادیات مارٹینک اور گواڈی لوپ پر قبضہ کر لے گی امریکن گورنمنٹ نے وشی گورنمنٹ کو متنبہ کیا ہے کہ مغربی افریقہ کے سمندر میں برطانیہ کی بحری طاقت کو کمزور کرنے کی کوشش نہ کرے۔

کل جاپانی سفیر نے برطانی وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور ڈکٹیٹروں کے ساتھ معاہدہ کی تفاصیل بتائیں جاپانی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ اب ان تینوں ملکوں میں ایک تجارتی معاہدہ ہوگا۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس کے ساتھ بھی تعلقات بہتر ہونے کی توقع ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ ہانگ کانگ سے جاپانی باشندوں کو واپس بلا لیا گیا ہے۔

برطانیہ اپنی بحری طاقت میں برابر اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ اب اس نے ۳۵۔ اور ۴۰ ہزار ٹن کے دس جنگی جہاز تیار کرائے ہیں۔ جو آئندہ سال کے شروع میں مکمل ہو جائیں گے۔ ۲۳۔ ۲۳ ہزار ٹن کے دو طیارہ بردار جہاز بھی تیار ہو رہے ہیں۔ اسی سال کے آخر میں آٹھ آٹھ ہزار ٹن کے آٹھ کروزر بھی مکمل ہو جائیں گے۔

شنگھائی ۲۹ ستمبر چینی گورنمنٹ نے بھی اپنی فوجوں کو ہند چینی میں داخلہ کا حکم دیدیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ ذاتی مدافعت کے طور پر یہ قدم اٹھانا ضروری ہے۔

کلکتہ ۲۹ ستمبر تھائی لینڈ (سیام) کا ایک مشن کل یہاں پہنچ رہا ہے۔ وہ شملہ اور دہلی بھی جائے گا۔ اس کے اعزاز میں کئی دعوتیں بھی ہونگی۔ ۱۳ اکتوبر کو یہ واپس چلا جائے گا۔ یہ وفد تھائی لینڈ کی خیر سگالی کے اظہار کے لئے ہندوستان آرہا ہے۔

لاہور ۲۹ ستمبر پنجاب گورنمنٹ نے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں دس فی صدی تخفیف کی جو تجویز کی تھی۔ اسے گورنر پنجاب نے نامنظور کر دیا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

اور لکھا ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے جب اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ یہ تخفیف مناسب نہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مزید ٹیکس عائد کئے جائیں۔ فنانشل کمشنر کے ماتحت ایک علیحدہ محکمہ جدید ٹیکسوں کی وصولی کے لئے قائم کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر انگریزی ہوائی جہازوں نے متواتر حملوں سے جرمنوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ کل فرانس اور بلجیم کے کناروں نیز جرمنی پر انگریزی جہازوں نے دھواں دھار بم برسائے ساتھ ہی دور مار کرنے والی توپوں نے فرانس کے کناروں پر گولوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ یہ بوچھاڑ کیلے کی بندرگاہ کی گودی میں بھی پہنچی۔ اس کے جواب میں جرمنی توپوں نے گولے برسانے شروع کر دیئے۔ انگریزی جہازوں نے کل فرانس بلجیم اور برلن پر جو حملے کئے اس کے نتیجہ میں کئی کارخانوں۔ مال گوداموں اور تیل اور ایلومینیم کے ذخائر کو آگ لگ گئی کل رات برلن کے لوگ دو گھنٹے تک تہ خانوں میں چھپے رہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ آج لنڈن میں دو بار ہوائی خطرے کا الارم ہوا جرمنی کے حملے کا پورا نتیجہ تو ابھی تک نہیں چلا مگر اتنا ضرور معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اب لنڈن پر پھر زور شور سے حملہ کرنے لگ گیا ہے۔ کل دشمن نے برطانیہ کے کئی علاقوں اور خود لنڈن پر بمباری کی ایک جگہ آگ لگ گئی جس پر اب قابو پا لیا گیا ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ سے برطانیہ کو برابر جہاز پہنچ رہے ہیں۔ آج امریکہ کے کامرس ڈیپارٹمنٹ نے بتایا۔ کہ گذشتہ ماہ ۵۷ لاکھ پونڈ کی قیمت کے جہاز برطانیہ بھیجے گئے ہیں ہوائی جہازوں کے علاوہ جو سامان حرب بھیجا گیا۔ اسے بھی اگر شامل کر لیا جائے۔ تو ۳ کروڑ ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کا سامان گذشتہ ماہ امریکہ نے برطانیہ کو دیا۔ گذشتہ سولہ سال کے کسی مہینہ میں اتنا سامان برطانیہ کو امریکہ نے نہیں بھیجا تھا۔

شملہ ۳۰ ستمبر گاندھی جی نے آج حضور وائسرائے سے شملہ میں ڈیڑھ گھنٹے تک ملاقات کی اور ملاقات کے بعد وردھا روانہ ہو گئے۔ اخبارات کے نمائندوں نے جب ملاقات کا حال آپ سے دریافت کیا تو انہوں نے صرف اتنا کہا کہ ذرا صبر کیجئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی اور وائسرائے کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے اس کے متعلق آج ایک سرکاری اعلان شائع کر دیا جائے گا۔

دہلی ۳۰ ستمبر۔ مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے لنڈن کی حفاظت کے لئے ایک جہاز دیا ہے۔ اسی طرح ریاست میسور سے ۵ ہزار پونڈ ایک ہوائی جہاز خریدنے اور ایک ہزار پونڈ ہوائی حملوں سے زخمی ہونے والوں کی امداد کے لئے لنڈن بھیجے گئے ہیں۔

دہلی ۳۰ ستمبر مہاراجہ صاحب بڑودہ نے حکومت ہند کو پانچ ایمبولینس کاریں دی ہیں۔ ان میں سے ایک ریاست کی سنٹرل جنگی کمیٹی نے پیش کی ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ اٹلی جرمنی اور جاپان میں جو سمجھوتہ حال میں ہوا ہے۔ روس کے اخبارات نے آج اس کا ذکر کیا۔ ایک نیم سرکاری اخبار لکھتا ہے۔ سمجھوتہ کے چھپنے سے پہلے جرمنی نے روس کو اس کے متعلق اطلاع دیدی تھی۔ ادھر جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کا سمجھوتہ ہوا اور ادھر برطانیہ اور امریکہ میں میل ملاپ بڑھ گیا۔ اس میں روس کو کوئی خدشہ نہیں۔ البتہ یہ ظاہر ہے کہ لڑائی اور زیادہ لمبی ہو جائے گی۔ اٹلی۔ جرمنی اور جاپان کو یہ سمجھوتہ کرنے کی تجویز اس لئے سوجھی کہ برطانیہ اور امریکہ میں میل جول زیادہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اب جاپان نے یورپ میں جرمنی کو مختار کل مان لیا ہے اور ایشیا میں جرمنی نے جاپان کو۔ اور انہوں نے حصے بخرے کر لئے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ ان کے مطابق عمل بھی کر سکتے ہیں یا کہ نہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ ہر امریکی یہ جانتا ہے کہ یہ معاہدہ زیادہ تر امریکہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ نیو یارک ٹائمز لکھتا ہے۔ یہ معاہدہ امریکہ کو ڈرانے کے لئے کیا گیا ہے مگر اس کی وجہ سے امریکہ میں جرمنی اور جاپان کے خلاف ناراضگی کی لہر پھیل گئی ہے۔ اور برطانیہ کو پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھ سامان بھیجا جا رہا ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر برطانیہ کی ہوائی طاقت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ہوائی حملے بھی زیادہ زور شور سے ہونے لگے ہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ برطانیہ پر جرمنی کے ہوائی حملوں کی وجہ سے سامان جنگ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ کارخانے زور شور سے جاری ہیں۔ اور دھڑا دھڑ سامان تیار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر مسلمانوں کے مقدس مقامات پر اٹلی نے جو چھاپے مارے ہیں ان کی وجہ سے عربوں میں غصے کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور انہوں نے جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ مصر کے بڑے مفتی صاحب اور سنوسی فرقہ کے شیخ بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر نیو یارک ٹائمز کا نامہ نگار برلین سے لکھتا ہے کہ سردی سر پر آگئی ہے۔ اور لڑائی جاری ہے۔ چونکہ لوگوں کو کھانے کے لئے گذشتہ موسم سرما سے بھی کم اشیاء میسر آئیں گی۔ اس لئے ان میں بے چینی پھیل جائے گی۔

کلکتہ ۳۰ ستمبر۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے متعلق ڈاکٹروں نے رات کے

حیدرآباد دکن میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کے جلسہ سالانہ کا چوتھا دن جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر کے بنگلہ پر ۱۰ ستمبر ۱۹۴۰ء کو بصدارت مولوی سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ و امیر جماعت احمدیہ منایا گیا۔ شہر کے مخصوص و منتخب و سربرآوردہ اصحاب جن میں حکام ہائیکورٹ و دیگر عہدہ داران سررشتہ امور مذہبی و ممتاز وکلاء شامل تھے مدعو تھے۔ قرأت کلام مجید و نظم خوانی کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے بلاد اسلامیہ میں مسلمانوں کی عملی زندگی کا ایک دردانگیز نقشہ پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں و مبلغین کی جان فروشیوں کا حال دلنشین پیرایہ میں سنایا اس کے بعد مسلمانوں کی فوز و فلاح و اصلاح حال کا ذریعہ صرف جماعت احمدیہ میں شرکت ظاہر کرتے ہوئے حاضرین سے ولولہ انگیز پیرایہ میں اپیل کی کہ اسلام کی عزت و حرمت کی خاطر ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اس کے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف نے اپنی عالمانہ تقریر ممالک مغربی میں تبلیغ اسلام و جماعت احمدیہ کی مساعی کے موضوع پر شروع فرمائی یہ سلسلہ تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ مختلف النوع زیر اعتراض مسائل جن پر اہل مغرب کو بڑی شدت سے اصرار رہا کرتا ہے۔ مع جوابات بیان کئے۔ جن کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء کو مرکزی احکام کے ماتحت حیدرآباد و سکندرآباد میں زنانہ و مردانہ جلسے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے منائے گئے۔ سکندرآباد میں یہ جلسہ جمشید ہال میں منعقد ہوا۔ جہاں کرشن صاحب پروفیسر انگریزی جامعہ عثمانیہ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحیات پر بزبان انگریزی بڑی دلچسپ تقریر کی۔ مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے خصوصیات اسلام و آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتیازی اخلاق پر سیر کن بحث کی اور آخر میں جناب سید حیدر رضا صاحب زیدی۔ ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لاء صدر جلسہ نے پر لطف تبصرہ فرمایا حاضرین کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ سکندرآباد میں زنانہ جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت جناب صغرا ہمایوں مرزا صاحب ایڈیٹر حمایت النسوان نے کی۔ احمدی و غیر احمدی خواتین نے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت نبوی کے مختلف پہلو بیان فرمائے عبدالقادر صاحب صدیقی نے اغراض جلسہ بیان کئے۔ جماعت احمدیہ محبوب نگر نے دو روز جلسہ منعقد کیا۔ ضلع کے مشہور و معروف اصحاب مدعو تھے۔ راجہ برکت رائے صاحب ... تعلقدار ضلع و دیگر مقامی عہدہ دار شریک جلسہ ہوئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات دسہرہ کے لئے رعایت

آئندہ تعطیلات دسہرہ کے لئے ۲۸ ستمبر سے ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہوسکیں گے مندرجہ ذیل شرح پر جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ایکسو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے

اول اور دوم درجہ	$1\frac{1}{3}$ کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	$1\frac{1}{2}$ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

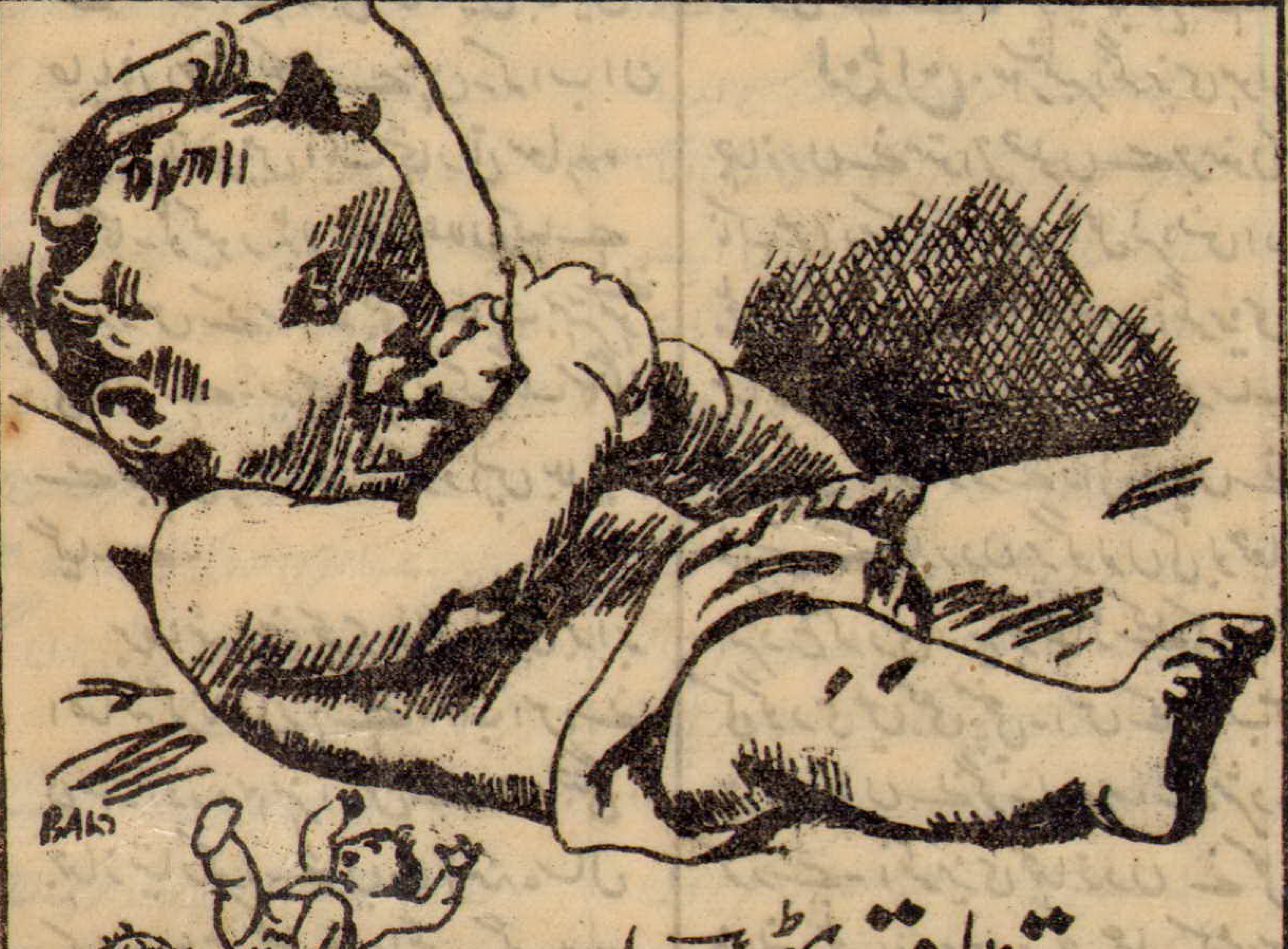

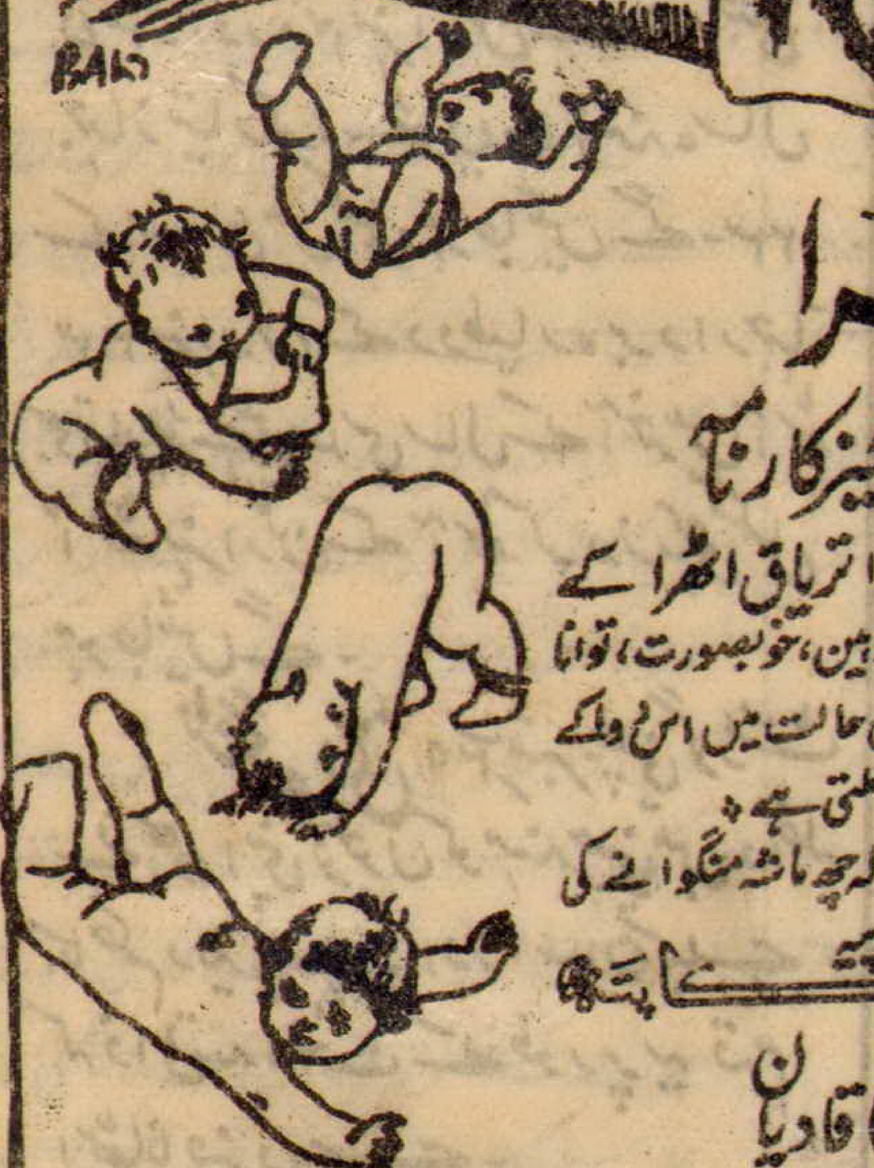

تریاق اٹھرا

دنیائے طب کا حیرت انگیز کارنامہ

حضرت حکیم الامت سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی مجرب دوا تریاق اٹھرا کے استعمال سے حمل ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے اور بچہ ذہین، خوبصورت، توانا اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ صحت کی حالت میں اس دوا کے استعمال سے حمل کی تکالیف سے نجات ملتی ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ چھ ماشہ منگوانے کی صورت میں۔ فی تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا فاروق کے متعلق ارشاد

فرمایا فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں ڈھائی روپیہ سالانہ میں انہیں (ہر ہفتہ) میرا خطبہ بھی مل جائیگا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی فائدہ اٹھاسکیں گے۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

المعلن خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گرجاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہوکر فوت ہوجاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہوجانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کردیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیداد غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر: حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah